جانوروں میں مضاربت کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0064 تاریخ:08-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جانوروں میں مضاربت کرنا کیسا؟ پیسے میرے ہوں گے باقی تمام چیزوں کا انتظام (Arrangement) دوسرا کرے گا، جانور بیچ کر جو نفع ہو گا دونوں آدھا آدھا تقسیم کریں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اصولوں کے مطابق جانوروں کی خرید و فروخت میں مضاربت کرنا، جائز ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مضاربت میں راس المال (Capital) یعنی انویسٹر (Investor) کی طرف سے دیا جانے والا سرمایہ نقدی یعنی کیش (Cash) کی صورت میں ہو۔ آپ مضارب کو اپنی طرف سے جانور خرید کر مضاربت کے لئے نہیں دیں گے بلکہ نقد رقم دیں گے، مضارب آپ کی دی ہوئی رقم سے جانور خریدے گا۔ نیز آپ کی دی ہوئی مضاربت ہی کی رقم سے جانور کی دیکھ بھال وغیرہ ضروری اخراجات بھی کرے گا، پھر ان جانوروں کو فروخت کر کے اولاً آپ کی دی ہوئی رقم الگ کی جائے گی اس کے بعد بچ جانے والی رقم نفع کی ہو گی جو ہر شریک کو اس کے طے شدہ حصوں کے مطابق نصف، نصف دی جائے گی۔

یاد رہے مضاربت میں نقصان کا اصول (Rule) یہ ہے کہ کام کرنے والے کی لاپرواہی (Carelessness) کے بغیر نقصان ہو جائے، تو نفع سے پورا کیا جاتا ہے اور اگر نقصان نفع سے زیادہ ہو، تو ایسی صورت میں مالی نقصان، مال والے کا ہوتا ہے، کام کرنے والے کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔

مال مضاربت کا از قبیل ثمن ہونا ضروری ہے جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”(منها) أن يكون رأس المال من الدراهم أو الدنانير“ یعنی: مضاربت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ راس المال از قبیل دراہم و دنانیر ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ82، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

درمختار میں ہے: ”(ویاخذ المالک قدر ما انفقه المضارب من راس المال ان کان ثمة ربح، فان استوفاه وفضل شیء) من الربح (اقتسماه) علی الشرط، لان ما انفقه یجعل کالھالک، والھالک

یصرف الی الربح کما مر. (وان لم یظھر ربح فلا شیء علیہ) ای المضارب "یعنی: اگر مضاربت میں نفع ہو تو مالک اتنا مال لے لے گا جتنا مضارب نے راس المال میں سے خرچ کیا، جب راس المال مکمل ہو جائے اور کچھ مال بچ جائے جو کہ حقیقت میں نفع ہے تو وہ دونوں اس کو طے شدہ فیصد کے حساب سے تقسیم کر لیں، کیونکہ مضارب نے مال مضاربت سے جو کچھ خرچ کیا وہ ہلاک ہونے والے مال کی مثل ہے، اور ہلاک ہونے والے مال کو نفع کی طرف پھیرا جاتا ہے جیسا کہ پہلے مسئلہ گزر چکا۔ اور اگر نفع ظاہر نہ ہو تو مضارب پر کچھ نہیں ہے۔

(الدر مختار مع رد المحتار، جلد 8، صفحہ 517، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے، وہ اپنی تعدی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں، جو نقصان واقع ہو سب صاحب مال کی طرف رہے گا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 131، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "جو کچھ نفع ہوا پہلے اس سے وہ اخراجات پورے کیے جائیں گے جو مضارب نے راس المال سے کیے ہیں، جب راس المال کی مقدار پوری ہوگئی، اُس کے بعد کچھ نفع بچا، تو اُسے دونوں حسب شرائط تقسیم کر لیں اور نفع کچھ نہیں ہے تو کچھ نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 25، مکتبۃ المدینہ کراچی)

نوٹ: مضاربت کی مزید بنیادی معلومات حاصل کرنے کے لئے IEC کی ویب سائٹ پر موجود مختصر پمفلٹ (Pamphlet) "مضاربت اور اس کے ضروری احکام" کا مطالعہ کر لیں۔ یہ پمفلٹ درج ذیل لنک سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

https://www.daruliftaahlesunnat.net/fatawa_tasheer/ur/1088

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

21 صفر المظفر 1445ھ/08 ستمبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com